جامع کمالات صوری و معنوی واقف اسرار جلی و خفی سید الاصفیاء زبدۃ الاتقیاء قطب بنارس
حضرت علامہ الحاج مفتی حافظ قاری رضا علی فاروقی حنفی نقشبندی بنارسی قدس سرہ العزیز

تذکرہ حضور قطب بنارس

از۔ حضور بحر العرفان مفتی آفاق احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ

شعبہ نشر و اشاعت
الحیاۃ اسلامک انسٹی ٹیوٹ، بنارس

قطب بنارس حضرت علامہ مفتی رضا علی صاحب

☆قدس سرہ☆

☆نام ونسب☆

جامع کمالات صوری و معنوی، واقف اسرار خفی وجلی حضرت شیخ علامہ مفتی رضا علی ابن سخاوت علی ابن ابراہیم ابن عمر رحمۃ اللہ علیھم نسباً فاروقی مذھباً حنفی مشرباً نقشبندی مجددی اور موطناً بنارسی ہیں۔

☆ولادت مبارکہ☆

١٦ صفر المظفر ١٢٤٦ھ میں رونق افزاء عالم ہوئے اسی زمانے کے بلند پایہ اساتذہ سے علوم نقلیہ وفنون عقلیہ کی تحصیل فرما کر بعمر ١٦ سال ١٢٦٢ھ میں سند فراغت حاصل فرمائی۔

☆ حج وزیارت☆

اور ١٢٧۵ھ میں حرمین شریفین کا سفر فرمایا ایک سال مستقل وہاں قیام رہا۔ وہیں قبلۂ عالم حضرت خواجہ احمد سعید صاحب مجددی قدس سرہ کے دست حق پرست پر بیعت فرمائی اور اپنی بلند ئی استعداد کی بنیاد پر روحانی کمالات کی بلند منزل پر فائز ہوئے۔ وہاں سے واپس آکر علوم وفنون کی تدریس میں مشغول ہوئے اور بڑے بڑے نامور فقہاء آپکی آغوش تربیت میں پلے بڑھے اور علم وفن۔ کی بلند منزل پر فائز ہوئے۔

☆اوصاف وکمالات☆

آپ کو رب تعالیٰ نے عجب بلند استعداد سے نوازا تھا ظاہری وباطنی صلاحیت وقابلیت نقطۂ کمال تک پہنچی ہوئی تھی۔ بچپن سے ہی نیک خصال اور دین داری وپرہیز گاری سے آراستہ تھے۔ اپنے زمانے کے زبردست قاری خوش الحان تھے۔اس سلسلے میں آپکی بلندی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپکے مرشد عالی وقار نے مدینہ منورہ میں رمضان المبارک میں (جب انہیں شدید مرض لاحق ہوا) تو ہزاروں علماء وفضلاء اور صلحاء واتقیاء کے درمیان آپ کو نماز تراویح کی امامت کے لئے منتخب فرمایا۔ علوم وفنون اور فتویٰ نویسی میں اس منزل پر پہونچے کہ سید عبد الحی لکھنوی نزہۃ الخواطر میں لکھتے ہیں وانتہت الیه ریاسة الفتیا ببلدته حقیقت یہی ہے کہ شہر بنارس اور اسکے اطراف میں پھر آپ جیسا مفتی ومدرس کوئی وجود میں نہ آسکا۔ زبان وبیان پر بڑی عظیم قدرت پائی تھی علوم وفنون میں مہارت وشہرت اس درجہ تھی کہ دور دور سے لوگ جوق درجوق علوم وفنون کی تحصیل کے لئے آتے اور تشنگی علم بجھاتے۔ اس سب کے باوجود وعظ وتقریر میں بھی بڑی انوکھی شان کے مالک تھے۔ بڑی دل نشیں آواز اور قلب وجگر کی گہرائیوں میں اتر جانیوالا انداز پایا۔ آپ کا وعظ بڑا پر تاثیر ہوتا، بڑے بڑے دقیق مسائل نہایت سہل طریقے سے عوام کی عقلوں میں اتار دیتے نکتہ آفرینی ایسی کہ لوگ عش عش کر اٹھتے شہر اور بیرون شہر اشاعت دین ومذہب کے لئے آپ کے تقریری پروگرام ہوتے۔ الغرض آپ اپنے وقت کے عظیم مدرس، شہر کے فقیہ ومفتی اعظم اور بالغ نظر واعظ اور خطیب اور نکتہ رس مصنف تھے۔ان تمام کمالات کے ساتھ ساتھ شعر گوئی اور

نعت گوئی کا زبردست ملکہ حاصل تھا
محفوظ نہیں ہے مگر کچھ نعتیں ضرور پائی جاتی ہیں جو آپ کے اندرون سینہ کی کیفیتوں کی پوری پوری عکاسی کرتی ہیں اور پتہ چلتا ہے کہ عشق رسول ﷺ کوٹ کوٹ کر آپ کے سینے میں بھر اگیا تھا نیز آپ کے اشعار بتاتے ہیں کہ کلام کو موزوں کرنے میں بڑی قدرت حاصل تھی اور زبان نہایت سلیس اور آسان جو آپ نے شجرۂ طریقت فارسی میں نظم فرمایا ہے وہ آپ کے کمال کا اس سلسلے میں کھلا گواہ ہے دین حق کی الفت و محبت رگ رگ میں سمائی ہوئی تھی۔آپ نے مذہب حق کے فروغ وار تقاء کیلئے اپنے شب وروز کی تمام ساعتوں کو وقف کر دیا تھا۔

☆دینی خدمات☆

آپ کے سامنے باطل طاقتوں نے کئی محاذ کھول دیے تھے۔ایک طرف انگریز تھے جو نہایت ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کے درپے تھے انگریزوں کا تسلط وغلبہ آپ کے وجود کو کھائے جارہا تھا۔آپ انکی خفیہ چالوں کو اچھی طرح محسوس کر چکے تھے ہندوستان سے انگریزوں کے قدم اکھاڑنے، انھیں بھگانے اور پھر سے اسلامی ریاست قائم کرنے میں آپ نے بہت جدوجہد کی۔آپ نے باضابطہ انگریزوں کے خلاف جنگ لڑی جہاد کے جذبے سے سرشار قلب آپ کو سر سے کفن باندھ کر میدان میں نکال لایا اور حتیٰ الوسع اس سلسلہ میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔آپ کے گولی بھی لگی۔جب فرنگیوں کا پورے طور پر تسلط ہو گیا تو آپ کی گرفتاری کا حکم صادر ہو گیا آپ کے مخلصین نے آپ کو اطلاع دی مگر جرأت وہمت اس قدر تھی کہ ذرا بھی خوف وہراس لاحق نہ ہوا۔جس انگریز کو

آپ کی گرفتاری کے لئے مقرر کیا گیا تھا وہ آپ کے کمالات سے واقف اور آپ کا ممنون تھا اس نے تنہائی میں آکر آپ سے پوری صورت حال عرض کی اور دست بستہ گزارش کی کہ حضور آپ بنارس چھوڑ دیں کیونکہ ہم اگر آپ کو گرفتار کریں تو اپنی تباہی مول لیں اور نہ کریں تو ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ آپ کو اس پر ترس آیا اور آپ چنار آکر حضرت بابا قاسم سلیمانی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں اس وقت کے سجادہ نشین کے یہاں مقیم ہو گئے۔ جاسوسوں نے کچھ دنوں بعد آپ کا پتہ لگا لیا اور گورنمنٹ کے ذمہ داروں تک یہ اطلاع پہنچ گئی کہ آپ چنار میں مقیم ہیں موجودہ سجادہ نشین پر دباؤ ڈالا گیا کہ آپ انھیں یہاں سے ہٹا دیں ورنہ آپ کی بھی خیریت نہیں۔ سجادہ نشین نے صورت حال بیان کر کے آپ سے معذرت کی آپ نے سجادہ نشین کی گھبراہٹ و پریشانی دیکھ کر چنار چھوڑ دیا اور پھر واپس بنارس آگئے۔ صورت حال آپ کے لئے کافی نازک ہو گئی تھی مدینہ جانے کی تمنا بہت عرصہ سے موجزن تھی آپ نے ایک بڑی پر درد نعت لکھی جسے استغاثہ کہا جا سکتا ہے جو آپ کے حالات کے آخر میں درج ہے اور ایک شب اپنے حجرہ میں رو رو کر بڑے پر درد لہجے میں بالتکرار آپ نے نعت کو پڑھنا شروع کیا مدینہ والے داتا آقا علیہ صلی اللہ کا کرم دیکھئے کہ آپ نے تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ کچھ لوگ دروازہ کے باہر پالکی لئے کھڑے ہیں آپ پر ایک عجب کیف و مستی کا عالم طاری تھا ان

آنے والوں نے کہا کہ آپ اس میں سوار ہو جائیں آپ نے محسوس کر لیا کہ یہ غیبی مدد ہے آپ سوار ہو گئے تھوڑی دیر میں انہوں نے آپ کو ممبئی کے قریب ایک جنگل میں اتار دیا اور کہا کہ ہمیں یہیں تک حکم تھا اب آگے وہ آپ کا انتظام کریں گے جن کے

حکم سے آپ یہاں تک پہونچے۔ صبح ہوئی دن چڑھے ایک سیٹھ چند ساتھیوں کے ساتھ شکار کھیلنے اسی جنگل میں آیا اس نے ایک عجیب منظر دیکھا کہ ایک جوان العمر بزرگ نہایت نورانی شکل کے بیٹھے ہیں اور بڑی دل نشین آواز میں کیف و مستی کے عالم میں قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے ہیں جنگل کے وحشی چرند و پرند ارد گرد حلقہ بنائے بیٹھے کلام اللہ کے سرور سے مسرور اور محو ہیں۔ وہ بہت متاثر ہوا اور بڑی عقیدت سے آپ کو اپنے گھر لے گیا اس کا ارادہ اسی سال حج کا تھا عرض کیا کہ حضور ہماری خواہش ہے کہ آپ بھی ہمارے ساتھ چلیں آپ کی دلی آرزو بر آئی، دلی کلیاں کھل اٹھیں، دیار محبوب کی دید کا شوق ایک عرصہ سے قلب مضطر کو مضطرب کئے تھا، غیب سے سامان مہیا ہو گیا آپ خوشی روانہ ہو گئے مکہ مکرمہ پہونچے مناسک حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کو شوق لے چلا۔ حضرت قبلۂ عالم خواجہ احمد سعید قدس سرہ کے دست مبارک پر باطنی کشائش ازل ہی سے لکھی ہوئی تھیں۔ آپ ایک عرصہ سے ان کے علم و فضل کے معتقد اور انکے کمالات کے طالب تھے وہ مدینہ مقدسہ پہنچ چکے تھے وہاں بھی انکے فیض کا عام چرچا ہو چکا تھا اس مجددی فرزند سے مجددی نوازشات فقیروں کی جھولیاں بھر رہی تھیں، معرفت کے تشنہ کاموں کی پیاسیں بجھ رہی تھیں، مناقب احمدیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ سے اچھی طرح واقف بلکہ کافی روابط و تعلقات تھے۔ حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ ایک عرصہ لکھنو رہے ہیں کچھ علوم کی تحصیل بھی حضرت علامہ نور قدس سرہ سے فرمائی حضرت قطب بنارس کے بارے میں بھی حضور سیدی مرشدی دام ظلہ نے بتایا کہ کچھ تعلیم لکھنو سے

حاصل فرمائی۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ لکھنو میں آپ کو حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ کی صحبت و خدمت حاصل رہی ہو اور ہو سکتا ہے کہ کچھ اکتساب علم بھی کیا ہو۔ بہر حال مدینہ جو اہل ایمان کا قرار، دیوانوں کی جان جہاں، جان عالم آرام فرما، جس کے شوق اور عشق مین قلب و جگر ہر وقت بے چین رہتے وہ نگاہیں جو گنبد خضریٰ کے دیدار کے لئے ایک عرصہ سے بے قرار تھیں آج وہ شوق پورا ہو رہا تھا مدینے والے داتا کی محبت اور مرشد کے جلوؤں کی تحصیل کا شوق خراماں خراماں مدینے لئے جا رہا تھا آج دل و نگاہ کی معراج تھی مدینہ پہنچے آرزوں کی تکمیل ہوئی حضرت خواجہ احمد سعید قدس سرہ کے حوالے کر دیا۔ بلند استعداد کے حامل تھے ہی تجلیوں کے دروازے کھل گئے، طلب و جستجو نے عرفان حقیقی کے جلوؤں سے ایسا آشنا کیا کہ بڑے بڑے دیکھتے رہ گئے رات دن مرشد کے حضور مین حاضر رہنا، خدمت کرنا، اکتساب فیض کرنا، یہی آپ کا شغل تھا۔ بالآخر تھوڑی سی مدت میں مجددی سلوک کی تکمیل فرمالی۔ حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کے وصال کا زمانہ قریب اور ضعف غالب تھا آپ نے اس بلند استعداد مرید کو اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ اسکے ذریعہ فیض کہاں کہاں پہنچے گا کب تک فیض کا دریا بہتا رہے گا آپ بہت توجہ دینا چاہتے تھے مگر ضعف نے اجازت نہ دی تو آپ کی تربیت اپنے فرزند و جانشین حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ کے حوالے فرمائی۔ آپ انکے حلقۂ ذکر میں شامل ہوتے توجہات حاصل کرتے بڑی تیزی سے سلوک طے ہوتا چلا گیا اور آپ ایک سال مدینہ منورہ میں رہ کر ہر طرح کے جلوؤں سے پر نور ہو کر بنارس واپس آئے اور ظاہری و باطنی فیوضات کے دروازے کھول دیئے۔ ہر طرف سے لوگ دوڑے اور

علمی وروحانی کمالات سے مالامال ہونے لگے۔آپ کی رفعتوں اور باطنی و ظاہری عظمتوں کے لئے وہ گواہی ہی کافی ہے جو آپ کے مخدوم ومرشدزادے حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ نے دی ہے جن سے خود فیض حاصل فرمایا تھا۔

حضرت شاہ محمد مظہر قدس سرہ فرماتے ہیں "اور عالم خوش تقریر،واعظ پر تاثیر، قاری خوش لحن، متقی اور صالح ہیں،، حضرت قبلہ کی خدمت بابرکت میں مدینہ شریف میں پہنچ کر اذکار و اشغال کی ملازمت کی اس جناب فیض مآب کی توجہات عالیہ اور انظار قدسیہ کی بدولت اس طریقہ شریفہ کی نسبت حاصل کی طالبین کی توجہ اور مریدین کے ارشاد کی اجازت سے مشرف ہوئے ہیں ظاہر وباطن میں تعجب خیز اچھی استعداد رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم کے حکم سے شاہ محمد مظہر سے بھی صحبتیں رکھیں اور آپس میں پرانے زمانے کی محبت خاص اور مخصوص روابط ہیں اور نماز تراویح کی امامت سے اس بلد شریف (مدینہ منورہ) حضرت کے ایام مرض میں سربلند ہوئے ہیں اور حضرت قبلہ کی استعمال کی ہوئی آخری دستار آپکو عنایت ہوئی اور بہت صاحب شوق وذوق اور وجد و حال ہیں(بارك الله فی ما اعطاه واوصله الیتمناه) پورا بیان آپکے سامنے ہے یہ کسی جلسہ یا مشاعرہ کے ناظم کی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی انکا کلام ہے جو علمی وروحانی میدان کے مسلم الثبوت بزرگوں سے ہیں۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی پوری شخصیت مختصر لفظوں میں عیاں کردی۔ ظاہر وباطن میں استعداد کی بلندی، تقویٰ وپرہیزگاری، وعظ و تقریر، علم و عمل میں رسوخ، حفظ و قرات میں اعلیٰ مقام، اذکار واشغال کی ملازمت، حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی عالی

اور بلند توجہات، نگاہ کرم، طالبین و مریدین کے ارشاد و تربیت کے مجاز ہونا، شرف بیعت سے مشرف ہونا وغیرہ سبھی کچھ عیاں ہے۔

الغرض آپ ظاہری وباطنی کمالات سے آراستہ ہو کر دین وسنیت کی خدمت کے لیئے میدان میں اتر آئے۔ آپکے سامنے اس وقت سب سے بڑا چیلنج دیوبندیت وغیر مقلدیت کا تھا بنارس شہر میں غیر مقلد وہابیوں نے کافی قدم جمالئے تھے کھلے طور پر توہین و تنقیص انبیائے کرام علیہم الصلوٰت والتسلیمات اور امام اعظم ابو حنیفہ قدس سرہ کی عظمت وشان پر کیچڑ اچھالا جارہا تھا آپ نے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اپنے شاگردوں کو بھی اس کام میں لگایا چنانچہ میں نے خود آپ کے تلامذہ کے رسالے عربی زبان میں دیکھے ہیں جو وہابیت کی تردید میں لکھے گئے۔ آپ نے اعتقاد و عمل کی خامیوں کو درست کرنے اور لوگوں کو نت نئے فرقوں سے محفوظ کرنے کے لئے ایک طرف درس گاہ کو آباد کیا اسے خوب رونق بخشی اور زبردست علمی اثرات لوگوں کے ذہن ودماغ پر قائم فرمائے اس طرح تلامذہ کا طویل سلسلہ امت کو عطا فرمایا۔

دوسری طرف وعظ و تقریر کا نہایت پر تاثیر طریقہ اصلاح کے لئے اختیار کیا۔ تیسرے تصنیف و تالیف کے ذریعہ دین کی زبردست خدمت کی اور انمٹ نقوش چھوڑے۔ چنانچہ آپ نے متعدد کتب نہایت مفید تصنیف فرمائیں جن کے نام صاحب نزہۃ الخواطر نے نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں (۱) مظاہر الحق فی اثبات المولد والقیام (۲) رغائب الالباب یہ قرائت میں رسالہ ہے نزہۃ الخواطر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ بھی کئی کتب ہیں۔

انکے علاوہ آپکے فتاویٰ کا مجموعہ جو بعض تلامذہ نے جمع کیا۔ آپ پڑھ چکے کہ آپ شہر بنارس میں افتاء کے رئیس اعظم تھے بہت تحقیقی فتویٰ تحریر فرماتے بعض بعض فتاویٰ کئی کئی صفحات پر مشتمل ہیں جو مختلف فیہ مسائل میں تحریر کیے گئے ہیں۔ ان ظاہری اوصاف وکمالات اور دینی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ کی حیات مبارکہ کا وہ پہلو سب سے زیادہ تابناک ہے۔

"آپ نے اس علمی کام کے ساتھ جو روحانی کام کیا" جس کے ذریعہ ہزاروں کو دولت عرفان ملی اور آج بھی مل رہی ہے ارشاد و بیعت کے ذریعہ نہ معلوم کتنے سینے روشن ومنور ہوگئے اور لوگوں نے بیک وقت علمی وروحانی دونوں قسم کا فیض پایا اور تقویٰ وطہارت خوف وخشیت کی دولت سے مالا مال ہوئے آپکی قوت فیض کی روشن دلیل یہ ہے کہ آج تک آپکا فیض باقی ہے آپکی قبولیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے۔

☆ خلفاء ☆

آپکے فیض صحبت سے بڑے بڑے کامل بزرگ وجود میں آئے، آپکے زبردست خلیفہ حضرت شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھے جو کراکت ضلع جون پور میں ایک مسجد میں آرام فرما ہیں بہت زبردست صاحب تصرف وکرامت بزرگ تھے روحانیت کی اعلیٰ منزل پر فائز تھے اپنے مرشد عالی وقار سے لگاؤ عشق کی حد تک تھا۔

ایک مرتبہ آپ کراکت میں تھے مرشد کی یاد آگئی سردی کا موسم تھا بظاہر بنارس جانے کے لئے کوئی سواری نہ تھی آپ اس ندی میں کود گئے جو بنارس ہو کر گزرتی تھی بنارس پہونچ کر پانی سے نمودار ہوئے ادھر آپ کے مرشد عالی

وقار کو بذریعہ کشف معلوم ہو گیا تھا کہ میرا دیوانہ عبداللہ کراکتی پانی کی راہ میری خدمت میں آرہا ہے۔ آپ نے پہلے ہی سے انکے لئے کپڑے تیار کر لئے حضرت عبد اللہ کو عورتوں سے بڑی وحشت ہوتی تھی کسی عورت کو آپکی بارگاہ میں باریابی نہ تھی حضرت عبد اللہ مسجد کے کونے پر جب تک بیٹھے رہتے کسی عورت کو ادھر سے گزرنے کی مجال نہ تھی۔

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی بزرگی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب سیوانی قدس سرہ نے اپنے وصال سے قبل اپنے فرزند و جانشین حضرت مولانا سید ابوالخیرات صاحب قدس سرہ کو جمیع مقامات کی اجمالی سیر کرائی تو فرمایا کہ تم میرے بعد حضرت عبداللہ کی خدمت میں چلے جانا وہ تمہاری تکمیل فرمادیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا حضرت سید ابوالخیرات قدس سرہ والد بزرگوار کے وصال کے بعد کراکت آئے۔ کچھ عرصہ قیام کیا تکمیل ہوئی اور خلافت واجازت سے مشرف ہوئے۔ حضرت عبداللہ علیہ الرحمہ کے علاوہ آپ کے خلفاء میں حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب تھے جو آپکے شاگرد رشید اور مرید خاص تھے۔

ان کے علاوہ سب سے نامور حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب سیوانی قدس سرہ ہوئے جن کے ذریعہ آج تک فیض باقی ہے۔

☆اولاد و امجاد☆

آپ نے شادی فرمائی اولاد بھی ہوئی آپ کے دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی فرزند اصغر آغاز ہی سے جذب کے حال تھے عجب مستانہ کیفیت رکھتے تھے بہت کم

عمر پائی بلوغ کی حدوں میں داخل ہونے سے قبل ہی وصال فرما گئے۔ بڑے فرزند کی شادی بھی ہوئی مگر کوئی اولاد نہ ہوئی الغرض نسل ظاہری منقطع ہو گئی معنوی قائم اور باقی ہے اور انشاء اللہ باقی رہے گی۔

☆کرامات و تصرفات☆

آپکے فضل وعرفان کا پتہ آپ کی ان کرامتوں اور تصرفات سے لگایا جاسکتا ہے جو معتبر ذرائع سے معلوم ہوتے ہیں۔ چند ملاحظہ ہوں۔

(۱) آپ کے مرید و خادم خاص حاجی جی ٹن ٹن نامی تھے۔ شب و روز کی خدمات انہیں کے سپرد تھیں صبح کے وقت سردی کے موسم میں حاجی صاحب پانی گرم کرتے اتنے میں حضرت قطب بنارس جاگ جایا کرتے وضو فرماتے ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ سورج طلوع کے قریب ہو گیا مگر آپ حجرے سے باہر نہ نکلے حاجی صاحب نے سوچا کہ ہو سکتا ہے شب بیداری کی وجہ سے آنکھ لگ گئی ہو سوچا جگا دیا جائے حجرے میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت کا سر کہیں پڑا ہے، دھڑ کہیں، ہاتھ کہیں، پیر کہیں، تمام اعضاء بکھرے پڑے ہیں اور ہر ایک سے کلمہ طیبہ کی آواز آرہی ہے۔ یہ ہوش ربا منظر دیکھ کر حاجی صاحب بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو دیکھا کہ حضرت قطب بنارس بیٹھے ہوئے ہیں اور حاجی صاحب پاس میں لیٹے ہوئے ہیں۔

(۲) حضور سیدی مرشدی دام ظلہ العالی نے بیان فرمایا کہ حضرت قطب بنارس نے حضرت مولانا سید عبدالحلیم صاحب کو چند گھنٹوں میں درس نظامی کی ساری کتب پڑھادیں۔ ایک سطر شروع کی پڑھاتے اور ایک آخر کی اس سے

خوب دل کھول کر سب پر خرچ کرنا، سخاوت سے کام لینا، آپ نے اہل وعیال کو لیا ،حج کیا مدینہ شریف حاضری دی ، خوب جی بھر کر خرچ کیا، غرباء ومساکین پر خیرات کی مگر تھیلی میں کچھ کم نہ ہوا واپس آئے گھر پر اسی تھیلی سے پیسے نکال نکال کر برابر خرچ کرتے رہے تمام اخراجات پورے ہوتے رہے۔ ایک دن حضرت مولانا اقدس سرہ کی عدم موجودگی میں اہلیہ نے تھیلی کو الٹ کر پیسے گن لئے جب حضرت مولانا قدس سرہ آئے واقعہ عرض کیا انہوں نے فرمایا تم نے سخت غلطی کی اب تھیلی کی برکت گئی بالآخر ایسا ہی ہوا جو گنتی کے پیسے تھے خرچ ہو گئے پھر کوئی برکت نہ ہوئی۔

(۴) اسی مبارک سفر کے لئے جب حضرت مولانا قدس سرہ بنارس سے رخصت ہوئے تو حضرت قطب بنارس نے فرمایا بخیریت جاؤ اور خریت سے واپس آؤ۔ حضرت مولانا قدس سرہ اپنے اہل وعیال کے ساتھ جہاز میں بیٹھے دوران سفر ایک دن ہوا کا رخ بدل گیا اور جہاز کے غرقاب ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے جہاز کے ذمہ داروں کی طرف سے اعلان کر دیا گیا کہ جہاز خطرے میں ہے لہذا جو شخص بھی جس طرح جان بچا سکے بچائے۔ لوگوں پر عجب مایوسی کا عالم طاری ہو گیا آہ وبکا کا سماں تھا ہر ایک اپنی اپنی جان کی فکر میں تھا مگر اس کیفیت میں بھی حضرت مولانا قدس سرہ بڑے اطمینان سے مراقب ہو کر بیٹھ گئے اہلیہ نے ٹوکا بھی کہ آپ ہر جگہ مراقبہ کرنے لگتے ہیں اس وقت عالم کیا ہے آپ کو کوئی فکر نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ اطمینان رکھو جہاز نہ ڈوبے گا کیونکہ میرے مرشد نے فرمادیا ہے کہ "خیریت سے جاؤ اور بخیریت واپس آؤ"، ابھی یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ حضرت

لئے دولہا بناتے تو نہلاتے وقت دولہا کے بہنوئی کے ہاتھ میں پھاوڑا دیتے، بہنوئی سے کہا جاتا کہ زمین کھودو، پانی نکالو، جب بہنوئی دوچار پھاوڑے زمین پر مارتا تو لوگ چیخ چیخ کر کہنے لگتے کہ بس کرو پانی نکل آیا۔ ادھر نہلانے والا فوراً دولہا کے سر پر پانی ڈال دیتا۔ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی اہلیہ کے بھائی کی شادی تھی چند جوانوں کو مذاق سوجھا آپس میں طے کیا کہ مولانا جب زمین کھودنے لگیں تو دولہا کے سر پر پانی نہ ڈالیں بلکہ مولانا سے کہا جائے کہ آپ عالم ہیں، نیک ہیں آپ زمین سے پانی نکالیں،، چنانچہ طے شدہ پروگرام کے مطابق آپکے ہاتھ میں پھاوڑا دیا گیا آپ کھودنے لگے آپ انتظار میں رہے کہ اب دولہا کے سر پر پانی پڑتا ہے مگر یہاں آوازیں کچھ اور ہی تھیں سب بضد کہ آپ پانی نکالیں۔ کافی دیر بعد جب آپ نے محسوس کرلیا کہ یہ لوگ یہی چاہتے ہیں تو آپ نے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کچھ پڑھا ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ لوگوں نے دیکھا کہ پانی گڈھے سے ابلنے لگا۔ سارے لوگ حیران رہ گئے مذاق حقیقت میں تبدیل ہو گیا۔

آپکا یہ زبردست تصرف حلقہ ارادت میں داخل ہونے سے قبل کا بیان کیا جاتا ہے۔ یہ کرامت مجھ سے حضور مرشدی الکریم نے متعدد بار بیان فرمائی اور دیگر لوگوں نے بھی سنی ہے۔ یہ حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی ولایت وبزرگی اور بلندی ورفعت کی کتنی زبردست دلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ آپ آغاز ہی سے ظاہر و باطن میں کتنے نیک تھے اور روحانی عظمت کس قدر بلند وبالا تھی۔

(۷) حضور سیدی مرشدی الکریم دام ظلہ الاقدس سے میں نے سنا ہے

کہ آپ پر لکھنئو کے کسی صاحب کے ایک ہزار روپے قرض تھے آپ کے پاس ادا کے لئے روپے موجود نہ تھے انہوں نے مانگے تو آپ نے فرمایا کہ فلاں تاریخ کو میرے مزار پر آنا، پائتی چادر کے نیچے سے اپنے روپے لے لینا۔ ایسا ہی ہوا چنانچہ وہ شخص مقررہ تاریخ پر بنارس آیا معلوم ہوا کہ آپ کا وصال ہو چکا ہے وہ شخص مزار پر گیا اور چادر کے نیچے نئے نوٹ ایک ہزار رکھے پائے۔

(۸) آپ پر جب مرض کا غلبہ ہوا، آثار وصال ظاہر ہوئے، لوگ مایوس ہوئے تو آپ سے عرض کیا کہ حضور آپ کا نائب کون ہوگا ہم اپنا سر پرست کسے سمجھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میرے نائب مولانا عبد الحمید پانی پتی ہوں گے وہ پانی پت سے چلیں گے، میرا جنازہ تیار ہوگا وہ پہنچ جائیں گے نماز جنازہ وہی پڑھائیں گے۔ میری فلانہ شاگردہ لڑکی سے انکا نکاح کر دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ آپ کا وصال ہوا، جنازہ تیار ہوا، حضرت مولانا عبد الحمید رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔

☆وصال☆

آپ کا وصال ۲۰ شعبان المعظم ۱۳۱۲ھ میں شہر بنارس میں ہوا اور ۲۱ شعبان کو تدفین تقریباً گیارہ بجے دن میں عمل میں آئی۔ آپ کا مزار مبارک شہر بنارس میں محلہ علی پورہ بڑی مشہور عیدگاہ کے متصل ہے جو لاٹ بھیرو کے نام سے مشہور ہے اسی عیدگاہ کے متصل جانب غرب ایک روضہ ہے جس میں مشہور قادری بزرگ مخدوم صاحب کا مزار پاک کئی سو سال پرانا ہے۔ جانب جنوب ایک تالاب ہے اس کے جانب غرب جنوب میں کافی پرانا

قبرستان ہے جہاں کافی پرانے مزارات آج بھی موجود ہیں۔ یہ عید گاہ بھی حضرت قطب بنارس قدس سرہ کی زبر دست کرامت اور تصرف ہے۔ آپ کا مزار پاک جس احاطے میں ہے اس میں آپ کے علاوہ چار قبریں ہیں اور آپ کے مزار کے جانب غرب ایک چھوٹی سی قبر آپ کے فرزند اصغر کی ہے اور جانب شرق تین قبریں بایں ترتیب ہیں آپ کے مزار سے متصل اہلیہ محترمہ رحمۃ اللہ علیہا کی ان کے بعد آپ کے فرزند ارجمند کی اور آخر میں جانب شرق آپ کی دختر کی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

☆☆☆

﴿انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء﴾

اللہ کے بندوں میں اللہ سے ڈرنے والے علماء ہیں

☆☆☆

طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمة

﴿علم دین سیکھنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے﴾

☆☆☆

شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ رضویہ خیریہ

بحق سید عالم محمد اشرف الانساں   بصدیق افضل امت بیار دیگراں سلماں
بقاسم پور صدیق و بجعفر پارہ حیدر   بسلطان بایزید و ہادی آں بو الحسن رہبر
بخواجہ بو علی و غوث دوراں یوسف   بعبد الخالق و مرشد بخواجہ عارف و محمود
علی بابا سماسی شہ کلال آں میر مولیٰ   بہاؤالدین شہ مشکل کشا خواجہ علاؤالدین
بحق خواجہ یعقوب و عبیداللہ شہ احرار   بخواجہ زاہد و درویش خواجہ امکنہ ہوشیار
بخواجہ باقیؒ باللہ باحمد مرشد عالم   بمعصوم و بسیف الدین شہ نور محمد ہم
بمظہر جان جاناں و بحق شاہ عبداللہ   جناب بو سعید و مرشدم احمد سعید آگاہ
چناں سوزاں الہی از تجلی جسم و جان را   نیابم جز رضا و جز حلیم آخر نشان را
بحق مرشدم عبدالحلیم اے داور عالم   کہ نظر لطف و رحمت دائما باشد سوئے حالم
بحق شاہ ابوالخیرات گنج ایں شہا یابم   طفیل حضرت شیخ المشائخ من اماں یابم
بحق حضرت احمد رضائے نقشبندی را   زدست او بنوشم تا ابد جام حقیقت را
بخش ما را جام وحدت از کرم   الفت مرشد عطا کن در دلم
بظل دامن ایں پاک دامانہ اماں یابم   طفیل ایں ہمہ انوار نور قلب و جاں یابم
ضعیف و ناتوانم یا قوی تاب و تواں   فقیر و بے نوایم دولت ہر دو جہاں یابم
بخش بہر ایں بزرگاں یا کریم   انك انت الغفور یا رحیم